

## الشريعة اکادمی کی ہم نصابی تعلیمی سرگرمیاں

### دورة جغرافیہ قرآنی

الشريعة اکادمی کی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ دینی مدارس کے مقامی طلبہ کے لئے منعقدہ دورانیہ۔ کے کو سزا بھی ہیں جن کا انعقاد عام طور پر دوسرا سہ ماہی میں جامع مسجد شیر انوالہ باغ میں کیا جاتا ہے۔ تقریباً اس سال سے ”عربی بول چال“ اور ”انگلش بول چال“ کے کو سزا منعقدہ ہو رہے ہیں جن کا دورانیہ ایک ماہ یا چالیس روز ہوتا ہے۔ اس سال اکادمی کی نسلیں نے یہ طے کیا کہ مختلف علمی و فکری موضوعات پر تین روزہ درکشاپیں منعقد کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں پہلی درکشاپ کا موضوع ”جغرافیہ قرآنی“ طے ہوا، جبکہ آنکھہ سہ ماہی میں دوسرا درکشاپ ”ذرائع ابلاغ“ کے عنوان پر منعقد کی جائے گی۔

دورہ جغرافیہ قرآنی کا انعقاد ۲۵ تا ۲۷ نومبر ۱۹۷۵ء کیا گیا۔ ۲۵ نومبر کو افتتاحی تقریب میں شیخ الحدیث مولانا محمد وادود صاحب نے خطاب فرمایا۔ تدریس کے لیے عصر تا عشاء کا وقت مختص کیا گیا تھا۔ گور انوالہ شہر سے اسکون و کالج اور مدارس کے چالیس سے زائد طلبہ نے شرکت کی۔ مولانا فضل الہادی نے تدریس کی ذمہ داری انجام دی اور تمام سابق پرو جیکٹ پر پڑھائے۔ تیوں دن شرکاء کے لیے ریفریشنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جناب شاہد اقبال، جناب حافظ صفوان محمد چوہان اور جناب محمد ریاض کے مالی تعاون، جبکہ اکادمی کے رفقاء مولانا بلال فاروقی، مولانا محمد وقار اور ان کے معاونین کے حسن انتظام کی بدولت سابق تین روزہ دورہ محمد اللہ کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔

اس کورس میں قرآنی جغرافیہ کے حوالے سے جو موضوعات زیر درس رہے، وہ یہ تھے

۱۔ جغرافیہ کا تعارف، ۲۔ نقشه پڑھنے کا طریقہ، ۳۔ انبیاء قرآنی کا تعارف، ۴۔ شخصیات قرآنی کا تعارف، ۵۔ اقوام قرآنی کا تعارف، ۶۔ ارض قرآن کا تعارف اور ۷۔ ارض سیرت کا تعارف۔

طلبہ نے بڑی و پچھی اور ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا اور بر وقت تشریف لاتے رہے۔ آخری دن شرکیہ کا زبان امتحان بھی لیا گیا۔ دورہ میں پنجاہ کالج کے شعبہ جغرافیہ کے استاد جناب جاوید الرحمن بھی شریک تھے جنہوں نے افتتاحی نشست میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

”محبے بالکل آخری دن اس دورہ کی اطلاع ملی اور میں حیران ہوا کہ قرآن کریم کو سمجھنے میں جغرافیہ قرآنی کا

کتنا اہم کروار ہے، اس سے میرے سامنے قرآن فہی کی ایک نئی جہت سامنے آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں مولانا فضل الہادی کے اندازہ دریں ہے، بہت متاثر ہوا ہوں کہ انہوں نے اتنی تفصیل سے اور اتنی محنت سے پڑھایا کہ ایک لحاظ سے خنگ سمجھا جانے والا مضمون بڑی آسانی سے طلبہ کے ذہن میں اترتا پڑا گیا۔ میرے لیے جہاں اس دورہ میں قرآن فہی کی ایک نیا درواہ ہوا ہے، وہاں طرزہ دریں کا ایک موثر پہلو ہی اجاگر ہوا ہے اور میں اس پر الشریعہ کا دادی کے احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔“

اختتامی نشست میں مولانا زاہد الرشدی دامت برکاتہم مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف فرماتھے جنہوں نے طلبہ کو انسان دعایت فرمائیں اور اپنے خطاب میں قرآن فہی میں جغرافیہ قرآنی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایسے مختصر دورانیہ کے کو سر تسلیل کے ساتھ جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔

### سیرت کوئز مقابلہ

الشرعیہ کا دادی کی طرف سے ماہ ربع الاول میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی تعلیمی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے جو طلبہ میں سیرت کے مطالعہ کا ذوق و شوق پیدا کرنے کا باعث ہوں۔ گزشتہ سالوں میں سیرت کے متنوع پہلوؤں پر مضمون نویسی کے مقابلہ کروائے گئے جس میں شہر کے دینی مدارس کے طلبہ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو نقد اعمالات سے نوازا گیا۔ اس سال اکادمی کی مجلس تعلیمی میں یہ بات طے پائی کہ مضمون نویسی کے بجائے ”سیرت کوئز مقابلہ“ کے عنوان سے اسکول و کالج اور مدارس کے طلبہ کے مابین مقابلے کا انعقاد کیا جائے تاکہ مقابلہ میں شریک طلبہ سیرت کے بھرپور مطالعہ کی سعادت حاصل کر لیں۔

گزشتہ ربيع الاول میں منعقد ہونے والے اس سیرت کوئز مقابلہ میں شہر کے آٹھ دینی مدارس کی سولہ ٹیوں نے حصہ لیا۔ ہر درس سے سے تین ارکان پر مشتمل دو دینیں حصہ لسکتی تھیں۔ جن مدارس کے طلبہ نے حصہ لیا، ان کے نام حسب ذیل ہیں: مدرسہ نصرۃ العلوم، جامعہ عربیہ، جامعہ حقانیہ، جامعہ مدینۃ العلم، جامعہ فرمائیہ، جامعہ مظاہر العلوم، جامعہ علوم الاسلامیہ، دارالعلوم گجرانوالہ۔

مقابلہ کے دو مرحلے تھے۔ پہلا مرحلہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات مکمل ہوا۔ اس مرحلے میں سب ٹیوں سے دس دس سوالات پوچھنے گئے اور ہمیں آٹھ پوزیشنز پر آنے والی ٹیوں کو اگلے مرحلے کے لیے منتخب کیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد قرآن دعا زی کے ذریعے سب ٹیوں سے سوالات پوچھنے کی باری مقرر کی گئی۔ پھر سیرت کوئز مقابلہ کی آرگانائزیگ کمیٹی (حافظ محمد رشید، مولانا عبدالغنی اور مولانا عبد اللہ) کے مرتب کردہ سوالات کے پیکٹ میز پر رکھ دیے گئے اور ہر ٹیم کو اس کی باری پر اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی پسند کا پیکٹ انھا کر میزبان کے حوالے کر دے۔ ہر پیکٹ میں تیرہ سوالات تھے جس میں سے دس سوالات متعلقہ ٹیم سے جبکہ باقی سوالات عام سامعین سے پوچھنے گئے اور صحیح جواب دینے والے سامعین کو بطور انعام ایک کتاب دی گئی۔ اس مقصد کے لیے مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کی کتاب ”تراثی“ اور مولانا ابو الحسن علی ندوی کی کتاب ”پاجا سراغ زندگی“ منتخب کی گئی تھیں۔ ہر ٹیم کے حاصل کردہ نمبر وائٹ بورڈ پر

سب کے سامنے لکھ دیے جاتے تھے۔ میزبان کے فرائض مولانا عبدالغنی نے انعام دیے اور عمدگی سے سارے پروگرام کو آگے بڑھایا۔

دوسرے مرحلے کا انعقاد ۲۰۱۶ء بروز جمعرات کیا گیا جس میں پہلے مرحلے سے منتخب شدہ آٹھ ٹیموں کے درمیان مقابلہ کروایا گیا۔ اس مرحلے میں ٹیموں کے دو گروپ بنائے گئے اور قرعہ اندازی کی مدد سے پہلے گروپ کی مختلف ٹیموں کا دوسرے گروپ کی ٹیموں سے مقابلہ طے کیا گیا۔ طلبہ نے خوب تیاری کی ہوئی تھی، اس لیے بڑا چھپ مقابلہ دیکھنے میں آیا۔ اس مرحلے میں بھی وہی ترتیب رکھی گئی کہ پیکٹ میں سوالات میز پر رکھ دیے گئے اور پیکٹ کا انتخاب طلبہ کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔ اس مرحلے میں سات مقابلہ بلے ہوئے جن میں چار کو اولر فائنل، دو یعنی فائنل اور ایک فائنل شامل تھا۔ استاد گرامی مولانا زاہد المرشدی دامت دامن ظلم مری سے طویل سفر کر کے مقابلہ کے اختتامی مراحل میں شریک ہوئے اور سیرت کوئز مقابلہ بلے کا فائنل مقابلہ ان کی موجودگی میں منعقد ہوا۔

فائنل تک رسائی کے لیے سخت مقابلہ ہوا اور بالآخر جامع مدنیتہ العلم اور الشریعہ اکادمی کے سال سوم کے طلبہ کی ٹیمیں فائنل تک رسائی حاصل کر سکیں۔ فائنل میں بھی سخت مقابلہ ہوا اور جامع مدنیتہ العلم کی ٹیم دنبروں کے فرق کے ساتھ اول پوزیشن کی حق دار قرار پائی۔ سامعین میں بڑا جوش و خروش دیکھنے میں آیا۔ خصوصاً انعامی سوالات کے وقت سامعین میں سے ہر ایک کی خواہش ہوتی کہ میں اس سوال کا جواب دے کر انعام حاصل کروں۔ جتنی دلیلیم کے حمایتی نعروں سے اپنی ٹیم کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ مقابلوں کے دوران وقفہ کے لحاظ میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حمد باری تعالیٰ سے سامعین کے دلوں کو گرمایا گیا۔

سیرت کوئز مقابلہ میں سب شرکا کو کتابوں کے تحائف پیش کیے گئے، جبکہ اول، دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والی ٹیموں کے لیے کتابوں (مولانا ندوی کی ”تاریخ دعوت و عزیمت“، مکمل اور مولانا محمد تقی عثمانی کی ”دنیا میرے آگے“) کے تحائف کے ساتھ بالترتیب چھ ہزار روپے، پینتالیس سورو روپے اور تین ہزار روپے کے نقد انعامات اور یادگاری شیلڈز بھی دی گئیں۔

مولانا زاہد المرشدی دامت ظلم نے اپنی اختتامی خطاب میں فرمایا کہ اس سال رنچ الاول میں سیرت کوئز مقابلہ منعقد کروانے کا مقصد یہ تھا کہ طلبہ ذوق اور توجہ سے سیرت کا باریک یعنی سے مطالعہ کریں اور مقابلہ کی نویعت دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔ سیرت کے مطالعہ کے حوالے سے ہر طرح کی کوشش باعث برکت بھی ہے اور اس دور کی اشد ضرورت بھی۔ مجھے مقابلہ میں شریک طلبہ کی تیاری، سوالات کی بناؤث میں باریک یعنی اور سامعین کی دلچسپی دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمارے طلبہ میں سیرت کے مطالعہ کا شوق و ذوق موجود ہے۔ ہم اس سلسلے کو جاری رکھیں گے اور تاریخ کے دیگر پبلوؤں مثلاً سیرت خلافت راشدین، سیرت ائمہ کرام اور سیرت صحابہؓ بھی موضوعات پر بھی مقابلہ جات منعقد کروائے جائیں گے، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جمع ہونا قبول فرمائیں۔